نابالغ بچے کو ایصال ثواب کر سکتے ہیں؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9227

تاریخ اجراء: 08 رجب المرجب 1446ھ / 09 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نابالغ بچہ جو چند ماہ یا چند سال کا ہو، اس کے لیے ایصال ثواب کرنا کیسا؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

بنیادی طور پر یہ بات یاد رکھیں کہ جسے ایصال ثواب کیا جائے، اُس کے نیک یا گنہگار ہونے، نیز بالغ یا نابالغ ہونے کی کوئی تخصیص نہیں ہے، یعنی ایسا نہیں ہے کہ بالغ یا گنہگار کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں، نابالغ یا نیک کو ایصال ثواب نہیں کر سکتے، بلکہ انسان اپنے ہر عمل کا ثواب دوسرے مسلمان کو ایصال کر سکتا ہے، البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ گنہگار کو ایصال ثواب کا مقصد مغفرت کی دعا ہے، جبکہ نیک افراد کے لیے ایصال ثواب کا مقصد درجات کی بلندی اور مزید رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، جیسا کہ اہلِ اسلام انبیائے کرام اور بالخصوص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ثواب پیش کرتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے زمانہ سے اب تک یہی معمول ہے، حالانکہ انبیائے کرام علیھم السلام تو قطعی طور پر معصوم ہیں، لہٰذا نابالغ بچہ کہ جو اگرچہ گنہگار نہیں ہے، اُسے بھی ایصال ثواب کرنا، جائز ہے کہ نابالغ کے حق میں ایصال ثواب بلندی درجات کا سبب ہے۔

چھوٹے بچے کو ایصال ثواب کرنے کے متعلق سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ اگر کسی کھانے پر یا شیرینی پر بچے کی فاتحہ دے کر مسکینوں کو کھلا دے، تب اس کھانے کی فاتحہ یا شیرینی کا میت کو ثواب ملے گا یا نہیں؟ اس کے جواب میں امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”ضرور جائز ہے اور بیشک ثواب پہنچتا ہے۔ اہلسنت کا یہی مذہب ہے“ والصبی لا شک انہ من اھل الثواب و نصوص الحدیث وارشادات العلماء مطلقة لا تخصیص فیھا“ اس میں کوئی شک نہیں کہ بچہ اہل ثواب میں سے ہے (کیونکہ) حدیث شریف کی تصریحات اور علمائے کرام کے ارشادات اس بارے میں مطلق مذکور ہیں کہ جن میں کوئی تخصیص نہیں (یعنی بالغ و نابالغ کی کوئی قید مذکور نہیں)، اور اللہ تعالیٰ پاک برتر اور سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 124، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مغفرت کی دعا کرنا، گناہ ہونے کو ہی مستلزم نہیں ہے، بلکہ کبھی یہ دعا درجات کی بلندی کے لیے بھی ہوتی ہے، جیسا کہ شہاب الدین علامہ محمود آلوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:1270ھ/1853ء) لکھتے ہیں: ”کان الدعاء بالمغفرة لا یستلزم وجوب ذنب بل قد یکون بزیادة درجات کما یشیر إلیه استغفاره علیه الصلاة والسلام في الیوم واللیلة مائة مرة. وکذا الدعاء بها للمیت الصغیر في صلاة الجنازة“ ترجمہ: مغفرت کی دعا کرنا، گناہ ہونے کو ہی لازم نہیں ہے، بلکہ کبھی یہ دعا درجات کی بلندی کے لیے بھی ہوتی ہے، جیسا کہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دن اور رات میں سو مرتبہ اِستغفار فرمانا اسی طرف اشارہ کرتا ہے، اسی طرح نمازِ جنازہ میں نابالغ میت کے لیے دعا کا بھی یہی محمل ہے۔ (تفسیر روح المعانی، جلد 11، صفحہ 262، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں: ”قال ابن حجر: الدعاء في حق الصغیر لرفع الدرجات“ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چھوٹے بچے کے حق میں دعا کرنا بلندی درجات کا سبب ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد 03، صفحہ 1208، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”یہ خیال کہ جب وہ بحکمِ حدیث ان شاء اللہ العزیز فتنہ قبر سے مامون ہے کہ اس مسلم کی موت روزِ جمعہ واقع ہوئی خصوصاً وہ خود ہی صالحین سے تھا، تو اب ایصال ثواب کی کیا حاجت، محض غلط اور بے معنی ہے۔ **ایصال ثواب جس طرح منعِ عذاب یا رفعِ عقاب میں باذن اللہ تعالیٰ کام دیتا ہے یونہی رفعِ درجات وزیادت حسنات میں اور حق سبحانہ وتعالیٰ کے فضل اور اس کی زیادت وبرکت سے کوئی غنی نہیں۔۔۔** جب حق جل وعلا کی دنیوی برکت سے بندہ کو غنا نہیں تو اس کی دینی برکت سے کون بے نیاز ہو سکتا ہے؟ **صلحاء تو صلحا خود امام اعاظم اولیاء بلکہ حضرات انبیاء خود حضور پر نور نبی الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایصال ثواب زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اب تک معمول ہے حالانکہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام قطعاً معصوم ہیں، تو موتِ جمعہ یا صلاح کیا مانع ہو سکتی ہے۔“** (فتاوی رضویہ، جلد 09، صفحہ 607، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”دعائے مغفرت صرف گناہ کی معافی کے لیے نہیں بلکہ بلندی درجات کے لیے بھی ہوتی ہے، رب تعالیٰ نے فرمایا: "لِیَغْفِرَ لَکَ اللہُ"۔ (مرآۃ المناجیح، جلد 5، صفحہ 470، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net